ا: لفظ:۔ انسان کے منہ سے بولتے وقت جو کچھ نکلتا ہے خواہ اس کے کوئی معنی ہو یا نہ ہو اسے ''لفظ'' کہا جاتا ہے۔ لفظ کی دو قسمیں ہیں: کلمہ اور مہمل

کلمہ:۔ کلمہ ایسے لفظ یا الفاظ کو کہتے ہیں جن کے سننے سے کچھ نہ کچھ سننے والے کی سمجھ میں آجاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں کلمہ کی تعریف اس طرح بھی کی جاسکتی ہے کہ کلمہ بامعنی الفاظ کو کہتے ہیں۔ جیسے روٹی، پانی۔ اس سے سننے والا سمجھ جاتا ہے کہ روٹی کھانے کی چیز ہے اور پانی پینے کی چیز کا نام ہے۔

مہمل:۔ وہ لفظ جس کے سننے سے کچھ معنی سمجھ میں نہ آئیں۔ دوسرے لفظوں میں مہمل بے معنی الفاظ کو کہتے ہیں جن کے کوئی معنی سننے والے کو سمجھ نہ آئیں۔ جیسے پانی وانی، روٹی ووٹی۔ پانی کے ساتھ آیا ہوا وانی لفظ مہمل ہے اور روٹی کے ساتھ آیا ہوا لفظ ووٹی مہمل ہے کیونکہ ان کے سننے سے کچھ معنی سمجھ نہیں آرہے۔

کہانی: ''لالچ بُری بلا ہے''

ایک دفعہ کا ذکر ہے، تین دوست کہیں سفر پر جا رہے تھے۔ چلتے چلتے وہ ایک شہر کے قریب پہنچے۔ دن بھر کے سفر سے تھک چکے تھے۔ ایک درخت کے نیچے سُستانے کے لیے بیٹھ گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے پاس ہی ایک پوٹلی سی پڑی ہے۔ اُٹھا کر دیکھا تو روپوں سے بھری تھیلی تھی۔ مارے خوشی کے وہ دوست اچھل پڑے کہ بغیر محنت اور کوشش کے اتنی بڑی رقم ہاتھ لگ گئی۔

اسی اثنا میں انھیں کافی بھوک بھی محسوس ہونے لگی تھی۔ انھوں نے طے کیا کہ پہلے کھانے کا بندوبست کریں۔ بعد میں اس رقم کو آپس میں برابر تقسیم کرلیں گے۔ شہر قریب ہی تھا۔ انھوں نے اپنے میں سے ایک ساتھی کو کچھ روپے دے کر شہر بھیجا کہ پُر تکلف قسم کا کھانا لے آئے۔ جب وہ کھانا لانے کے لیے چلا گیا، تو باقی دو دوستوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اگر ہم نے اس رقم کو تین حصوں میں تقسیم کیا تو تھوڑی رقم ہی ہمارے ہاتھ لگے گی۔ کیوں نہ ہم تیسرے کو مار ڈالیں اور رقم کو دو برابر حصوں میں تقسیم کرلیں۔ چنانچہ انھوں نے فیصلہ کیا کہ جونہی تیسرا ساتھی شہر سے واپس آئے تو اسے مار ڈالیں۔ خدا کی قدرت کہ اُدھر بالکل اسی قسم کا خیال تیسرے دوست کے دل میں بھی پیدا ہوا۔ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ

تیسرے حصے کی کی رقم سے میرا کیا بنے گا۔ بہتر یہی ہے کہ باقی دو ساتھیوں کو درمیان سے ہٹادوں اور پوری کی پوری رقم پر قبضہ جمالوں۔ اسی خیال کے پیش نظر اس نے کھانے میں زہر ملادیا، تاکہ وہ اسے کھا کر ہلاک ہو جائیں اور وہ اکیلا ہی اتنی بڑی رقم کا مالک بن جائے۔

دونوں ساتھی اس کے انتظار میں بیٹھے تھے۔ جب وہ کھانا لے کر آیا تو دونوں ایک دم سے اُس پر جھپٹ پڑے اور اُسے گلا گھونٹ کر ہلاک کر دیا۔ پھر خود بڑے اطمینان کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھ گئے۔ کھانا کھا چکے تو تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ زہر نے اپنا اثر دکھانا شروع کر دیا۔ کوئی گھنٹہ بھر میں دونوں زمین پر ڈھیر تھے۔ یوں لالچ نے تینوں کی جان لے لی اور روپوں کی تھیلی وہیں دھری کی دھری رہ گئی۔

نتیجہ:۔ ''سچ ہے کہ لالچ بُری بلا ہے۔''

۱: اسم:۔ وہ کلمہ جو کسی جاندار یا غیر جاندار چیز یا جگہ کا نام ہو ''اسم'' کہتے ہیں۔ مثلاً میز، کتاب، کرسی، احمد، لاہور

۲: فعل:۔ وہ کلمہ جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا معلوم ہو، اور اس میں کوئی نہ کوئی زمانہ پایا جائے ''فعل'' کہتے ہیں۔ مثلاً وہ آتا ہے، میں جاؤں گا، لڑکے کھیل رہے تھے۔

۳: حرف:۔ وہ کلمہ جو دوسرے کلموں کے ساتھ ملے بغیر پورے معنی نہ دے، یہ اسموں اور فعلوں کو آپس میں ملاتا ہے۔ جیسے تک، میں، سے، پر وغیرہ۔

مضمون: علامہ محمد اقبالؒ (میرا پسندیدہ شاعر)

حالاتِ زندگی:۔ علامہ محمد اقبالؒ ایک عظیم شاعر اور بے مثال مفکر تھے۔ آپ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ اقبال نے ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں ہی حاصل کی۔ یہیں انھیں شمس العلماء مولوی سید میر حسن جیسی بڑی ہستی کی شاگردی کا شرف حاصل ہوا۔ اقبالؒ نے ایف۔اے مرے کالج سیالکوٹ سے پاس کیا۔ پھر لاہور آ گئے۔ یہیں آپ نے

گورنمنٹ کالج لاہور سے بی۔اے اور ایم۔اے کے امتحانات اعزازات کے ساتھ پاس کیے۔کالج میں آپ کو پروفیسر آرنلڈ جیسی شخصیت کی شاگردی کا شرف حاصل ہوا۔آرنلڈ نے اقبال کے اندر چھپی ہوئی صلاحیتوں کو پہچان لیا۔

ایم۔اے کرنے کے بعد پہلے اورینٹل کالج پھر گورنمنٹ کالج لاہور میں پروفیسر رہے۔قانون کی اعلیٰ تعلیم کے لیے ۱۹۰۵ء میں آپ انگلینڈ چلے گئے اور ۱۹۰۸ء تک وہیں رہے۔آپ نے جرمنی کی میونخ یونیورسٹی سے پی۔ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل کی۔قیامِ انگلستان کے دوران آپ نے پکا ارادہ کر لیا کہ اب شعر نہیں کہیں گے، مگر سر آرنلڈ کے کہنے پر آپ نے اس ارادے کو ترک کیا۔اسی طرح اقبالؒ اپنی ڈگری مکمل کر کے ۱۹۰۸ء میں واپس برصغیر واپس آجاتے ہیں۔

اقبالؒ واپس آنے کے بعد کئی اہم عہدوں پر فائز بھی رہے۔پہلے وہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے صدر بھی رہے۔بعد میں پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے ممبر چنے گئے۔پھر آپ کو ۱۹۳۰ء میں پنجاب مسلم لیگ کا صدر منتخب کیا گیا۔الٰہ آباد میں مسلم لیگ کی سالانہ اجلاس میں آپ نے پہلی دفعہ پاکستان کا تصور پیش کیا۔

قوم نے آپ کو ترجمانِ حقیقت، شاعرِ مشرق، حکیم الاُمّت کے خطابات سے نوازا۔حکومت برطانیہ نے آپ کو ''سر'' کا خطاب دیا۔

آپ نے ۲۱ اپریل ۱۹۳۸ء کو انتقال فرمایا، اور لاہور کے شاہی مسجد کے صحن میں سپردِ خاک ہوئے۔

علاّمہ محمد اقبالؒ کی شاعری:۔ اقبال کی شاعری قومی شاعری ہے۔آپ نے شاعری کو قوم کی اصلاح کا ذریعہ بنایا۔آپ کے پیغام نے سوئے ہوئے مسلمانوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کر دیا۔آپ نے اپنے کلام میں مسلمانوں کو عزتِ نفس اور خودی کی تعلیم دی۔آپ کے حیات افروز افکار سے مسلمانوں میں زندگی کی ایک لہر دوڑ گئی۔

علاّمہ اقبالؒ نے مسلمانوں کو آزادی، خودداری، جدوجہد اور عالمگیر اخُوت کا پیغام دیا۔اتحاد اور اتفاق کا سبق دیا۔محنت، جفاکشی اور بلند ہمتی کی تعلیم دی۔ایمان کامل، یقین محکم اور عمل پیہم کا درس دیا۔اقبالؒ نے اپنے پیغامات کو اس شعر میں یکجا کر دیا ہے۔

یقین محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم

جہادِ زندگانی میں یہ ہیں مردوں کی شمشیریں

اقبالؒ کے اشعار میں آمد تھی، آورد نہ تھی۔ یعنی وہ اپنی خواہش اور مرضی سے شعر نہیں کہہ سکتے تھے، بلکہ شعر خود ہی ان کے دماغ میں تیار ہوتا تھا۔ اور وہ اسے کاغذ پر منتقل کر دیتے تھے۔ اشعار لکھنے سے پہلے وہ قرآن مجید منگواتے۔ اس میں کچھ دیکھتے، کبھی تو شعر کاغذ پر نقل کر لیتے اور کبھی نہ لکھتے۔ اقبالؒ نے غالب کی طرح فلسفے کو شعر اور شعر کو فلسفہ بنا دیا۔ اسی میں ان کی عظمت کا راز پوشیدہ ہے۔

اقبالؒ کا کلام اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں ہے۔ پہلے تو آپؒ اردو میں شعر کہتے رہے۔ مگر جب اردو زبان فلسفیانہ افکار کی متحمل نہ ہو سکی تو آپؒ نے فارسی کو اظہار کا ذریعہ بنایا۔ بانگ درا، بال جبریل، ضرب کلیم، اردو اور پیام مشرق، زبور عجم، جاوید نامہ، مثنوی اسرار و رموز فارسی کلام کے مجموعے ہیں۔ ارمغان حجاز، اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں ہے۔ آپ کی کتابوں کا کئی دوسری زبانوں میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔

یہی وہ خصوصیات ہیں جن کی وجہ سے اقبال ہمارے پسندیدہ اور ہر دلعزیز شاعر ہیں۔

فعل اور اس کی قسمیں:

فعل:۔ فعل وہ کلمہ ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا زمانے کے تعلق کے ساتھ پایا جائے۔ جیسے حمید نے روٹی کھائی، حمید سبق پڑھتا ہے، حفیظ خط لکھے گا۔ ان مثالوں میں ''کھائی'' کا تعلق گزرے ہوئے زمانے سے ''پڑھتا ہے'' کا تعلق موجودہ زمانے سے اور ''لکھے گا'' کا تعلق آنے والے زمانے سے ہے۔ ان تینوں زمانوں کو ''ازمنۂ ثلاثہ'' کہا جاتا ہے۔

فعل ماضی:۔ وہ فعل جو گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر کرے، فعل ماضی کہلاتا ہے۔ جیسے اُوپر والی مثال میں ''حمید نے روٹی کھائی''۔

فعل حال:۔ وہ فعل ہے جو موجودہ زمانے میں کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر کرے۔ جیسے اُوپر کی مثال میں ''حمید سبق پڑھتا ہے''۔

فعل مستقبل:۔ وہ فعل ہے جو آنے والے زمانے میں کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر کرے۔ جیسے اوپر کی مثال میں ''حفیظ خط لکھے گا''۔

فعل مضارع:۔ وہ فعل ہے جس میں زمانہ حال اور مستقبل دونوں زمانے پائے جائیں۔ مثلاً وہ جائے، وہ دیکھے وغیرہ۔

درخواست براہِ جرمانہ معافی

بخدمت جناب پرنسپل فرنٹئیر چلڈرن اکیڈمی حیات آباد، پشاور

جناب عالی

مؤدبانہ گزارش ہے کہ میں پچھلے ہفتے بیمار ہونے کے سبب سکول میں حاضری دینے سے قاصر رہا تھا۔ چونکہ ہمارے سکول میں پچھلے ہفتے ''بزمِ اقبال'' کے حوالے سے تقریب کا انعقاد کیا گیا تھا، اور اُس میں ہمیں اپنی حاضری کو یقینی بنانا تھا۔ اور میں اُس دن اتفاق سے سخت بیمار پڑ گیا جس کی وجہ سے مجھے ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ سکول میں غیر حاضر ہونے کی وجہ سے مجھے مبلغ پانچ سو روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔ چونکہ میں ایک غریب خاندان سے تعلق رکھتا ہوں اور میرے والد صاحب محنت مزدوری کر کے گھر کے خرچے اور میری سکول فیس کا انتظام کرتے ہیں اس لیے مجھ میں اتنی استطاعت نہیں کہ جرمانہ ادا کر سکوں۔

لہٰذا آپ سے گزارش کی جاتی ہے کہ میرا یہ جرمانہ معاف فرمادیں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔

العارض

محمد امین جماعت دہم، رول نمبر: ۱۳

۱۵ اگست ۲۰۱۹ء

درخواست براہِ فیس معافی

بخدمت جناب پرنسپل فرنٹئیر چلڈرن اکیڈمی حیات آباد، پشاور

جنابِ عالی

مؤدبانہ گزارش ہے کہ میں ایک غریب خاندان سے تعلق رکھتا ہوں۔ میرے والد بوڑھے اور ضعیف ہیں اور کافی عرصے سے گھر میں ہی ہیں اور کچھ کام نہیں کر پاتے۔ آمدنی کا کوئی مستقل ذریعہ نہیں۔ گھر کا گزارہ بڑی مشکل سے ہوتا ہے۔ والدین کے لیے میرے تعلیمی اخراجات کا بوجھ اُٹھانا قریباً نا ممکن ہو چکا ہے۔ وہ مجھے سکول سے نکالنا چاہتے ہیں، لیکن مجھے تعلیم حاصل کرنے کا بہت شوق ہے۔ تعلیمی لحاظ سے جماعت کے ہونہار طلباء میں شمار ہوتا ہوں، اگر آپ سرپرستی فرمائیں تو میرا کام بن سکتا ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ آپ میری ماہانہ فیس معاف فرمادیں۔ میں زندگی بھر آپ کا احسان مند رہوں گا۔

العارض

حفیظ احمد جماعت ہشتم، رول نمبر: ۱۳

۱۳ اگست ۲۰۱۹ء

مثبت فعل:۔ وہ فعل جو کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر کرے۔ جیسے: سعید آیا تھا، راشد سکول جائے گا۔

منفی فعل:۔ وہ فعل جو کسی کام کا نہ کرنا یا نہ ہونا ظاہر کرے۔ جیسے: سعید نہیں آیا تھا، راشد سکول نہیں جائے گا۔

فعل لازم:۔ وہ فعل ہے جو صرف فاعل کو چاہے جیسے: سہیل بیٹھا، رحیلہ روئی، نور خان آیا۔ ان مثالوں میں سہیل، رحیلہ، نور خان فاعل ہیں۔

فعل متعدی:۔ وہ فعل ہے جو فاعل کے علاوہ مفعول کو بھی چاہے۔ جیسے: سہیل نے کھانا کھایا، رحیلہ نے کتاب پڑھی، نورخان نے خط لکھا۔ ان مثالوں سہیل ، رحیلہ، نورخان فاعل ہیں جبکہ کھانا، کتاب، خط مفعول اور کھایا، پڑھی، لکھا، فعل متعدی ہیں۔

فعل امر:۔ فعل امر وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم پایا جائے۔ جیسے: دیکھ، سُن وغیرہ۔

فعل نہی:۔ فعل نہی وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے کرنے سے منع کیا جائے۔ جیسے: نہ جا، مت بیٹھ وغیرہ۔

خط د: دوست کو امتحان میں کامیابی پر مبارکباد

پشاور

۱۶ اگست ۲۰۱۹ء

پیارے دوست احمد!

السلام علیکم! میں نے ابھی ابھی اخبار میں آپ کا نتیجہ دیکھا اور یہ معلوم کرکے میری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ آپ نے سکنڈری سکول اے گریڈ سے پاس کرلیا ہے۔ آپ نے نمبر بھی نہایت شاندار لیے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ آپ انشاءاللہ وظیفہ بھی حاصل کرلیں گے، میں اس نمایاں کامیابی پر آپ کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ خدا آپ کو زندگی پھر ایسی کامیابیوں سے سرفراز فرمائے۔ ازراہ کرم اپنے والدین کی خدمت میں میری طرف سے سلام پیش کردیجیے۔ ہاں تو اب کس کالج میں داخلہ لینے کا پروگرام ہے اور کون سے مضامین رکھنا چاہتے ہیں؟ واپسی پر مطلع فرمائیے۔ خط کی رسید کا انتظار رہے گا۔ والسّلام

آپ کا مخلص

احمد

مفرد فعل:۔ یہ وہ فعل ہے جو مفرد مصدر سے بنایا گیا ہو۔ جیسے: پڑھنا مصدر سے پڑھا وغیرہ۔

مرکب فعل:۔ یہ وہ فعل ہے جو مرکب مصدر سے بنایا گیا ہو۔ جیسے: رکھ دینا سے رکھ دیا وغیرہ۔

فعل معروف:۔ وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم ہو۔ جیسے: احمد نے خط لکھا، شاہد نے کتاب پڑھی۔

فعل مجہول:۔ وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو، جیسے: خط لکھا گیا، کتاب پڑھی گئی۔

مترادف الفاظ:۔ ایسے الفاظ جو آپس میں ہم معنی ہوں اور ایک ہی معنی دیتے ہیں۔ جیسے: بزم اور محفل۔ دونوں نے معنی مجلس ہیں۔ اس قسم کے الفاظ کو مترادف الفاظ کہتے ہیں۔ ذیل میں مترادف الفاظ کی ایک مختصر فہرست دی جاتی ہے۔

الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف
آبرو	عزت، آن، توقیر	بشر	انسان، آدمی	حاجت	ضرورت
آرزو	تمنا، خواہش	پانی	آب، جل	دِقّت	دُشواری، مشکل
ارزاں	سستا، کم قیمت	تنہائی	خلوت، اکیلاپن	لمبا	طویل، دراز
بخت	قسمت، نصیب	جام	پیالہ، ساغر	نام	اسم، شہرت
جھنڈا	عَلم، پرچم	حُسن	جمال، خُوبی	ضعیف	کمزور، ناتواں
طرف	سمت، جانب	غم	اَلم، حُزن	قریب	نزدیک، پاس
نقاب	حجاب، پَردہ	نام	اِسم، شہرت	نظیر	مثال، نمونہ

متضاد الفاظ:۔ بعض الفاظ معنوں کے لحاظ سے ایک دوسرے کے الٹ یا ایک دوسرے کی ضد ہوتے ہیں۔ جیسے: خزاں کا اُلٹ بہار اور گناہ کا اُلٹ ثواب ہے۔ انھیں متضاد الفاظ کہا جاتا ہے۔ ذیل میں متضاد الفاظ کی ایک مختصر فہرست دی جاتی ہے۔

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
آگ	پانی	اتفاق	اختلاف	دن	رات
آزاد	غلام	بہادر	بزدل	زمین	آسمان

اضداد متضاد

آزادی	غلامی	باریک	موٹا	شب	روز
اصل	نقل	جاہل	عالم	زندگی	موت
شہرت	گمنامی	صبر	بے صبری	صدق	کذب
طلوع	غروب	ظلم	عدل	کفر	اسلام
عروج	زوال	کبیر	صغیر	گورا	کالا

مصدر:۔ لغت میں مصدر کے معنی ہیں۔''صادر ہونے کی جگہ''،مگر قواعد میں ایسے کلمہ کو کہتے ہیں جس سے کئی اور کلمات نکلتے ہوں۔علاوہ ازیں مصدر ایسا اسم ہے جس میں کسی کام کا ہونا یا کرنا زمانے کے تعلق کے بغیر پایا جائے۔ جیسے :اُٹھنا،بیٹھنا،آنا،جانا۔

دیکھیے اُٹھنا،بیٹھنا،آنا،جانا،میں کام کے واقع ہونے کا ذکر ہے لیکن وقت اور زمانے کا کوئی تعین نہیں۔اردو زبان میں مصدر کے آخر میں ہمیشہ ''نا'' آتا ہے۔

اسم مشتق:۔ وہ اسم ہے جو قاعدے کے مطابق مصدر سے بنایا جائے۔ جیسے :پڑھنا سے پڑھائی۔

اسم جامد:۔ وہ اسم ہے جو نہ خود کسی لفظ سے بنا ہو اور نہ اس سے کوئی دوسرا لفظ بنے۔ جیسے : قلم،دوات،میز۔

کہانی:اتفاق میں برکت ہے

پرانے وقت میں کسی جنگل میں دو بیل رہتے تھے۔ان میں بڑی دوستی تھی۔وہ ہر آفت کا مل کر مقابلہ کرتے اور آپس میں اتفاق و محبت سے رہا کرتے تھے۔ایک بار شیر نے ان پر حملہ کر دیا مگر دونوں نے مل کر اسے ایسا مارا کہ شیر کو دُم دبا کر بھاگنا پڑا۔اس کے بعد پھر کسی دشمن کو جرات نہ ہوئی کہ ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھے۔

اتفاق کی بات دیکھیے کہ اسی جنگل میں ایک لومڑی بھی رہا کرتی تھی۔اسے بیلوں کی یہ دوستی اور محبت سخت ناگوار تھی۔وہ ہمیشہ اس تلاش میں رہتی کہ موقع ملے تو دونوں میں پھوٹ ڈال دے۔لومڑی کی مکاری ضرب المثل ہے۔اس

نے اندر ہی اندر کچھ چکر چلایا اور دونوں بیلوں کے کان ایک دوسرے کے خلاف کچھ ایسے بھرے کہ وہ ایک دوسرے سے بدظن ہو گئے۔ ان کی دوستی بھی ٹوٹ گئی اور اب وہ دوست کی بجائے ایک دوسرے کے دشمن بن گئے۔

بیلوں کی اس نااتفاقی کا علم کسی طرح شیر کو بھی ہو گیا۔ چنانچہ اس نے اپنی شکست کا بدلہ لینے کی ٹھانی۔ ایک دن موقع پا کر ادھر آنکلا۔ اُس نے آتے ہی ایک بیل پر حملہ کر دیا۔ دوسرا بیل اپنے ساتھی کو بچانے کے لیے بالکل آگے نہ بڑھا۔ شیر نے اس کے ٹکڑے کیے، پھر دوسرے پر جھپٹا اور اسے بھی چیر پھاڑ کر رکھ دیا۔ اسی طرح دونوں بیل اپنی نااتفاقی کے باعث ہلاک ہو گئے۔

نتیجہ: سچ ہے اتفاق اور اتحاد میں برکت ہے۔ اور بے اتفاقی سے ہلاکت و بربادی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

اسم معرفہ اور اس کی اقسام:

اسم معرفہ:۔ وہ اسم ہے جو کسی خاص چیز یا شخص کے لیے بولا جائے۔ جیسے: لاہور، تاک محل، علامہ محمد اقبالؒ۔ اسم معرفہ کی ذیل قسمیں ہیں۔

۱: اسم علم:۔ وہ اسم ہے جو کسی شخص کی پہچان کے لیے علامت کا کام دیتا ہے۔

۳: اسم اشارہ:۔ وہ اسم ہے جس سے کلام میں کسی چیز، جگہ یا شخص کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ جیسے: یہ لڑکا کون ہے؟ وہ دیوار اونچی ہے۔ اسم اشارہ کی دو قسمیں ہیں۔ ۱) اسم اشارہ قریب ۲) اسم اشارہ بعید۔

اشارہ قریب کے لیے یہ اور اشارہ بعید کے لیے وہ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ جس اسم کی طرف اشارہ کیا جائے اسے "مشارٌالیہ" کہتے ہیں۔ جیسے: "یہ لڑکا" میں "یہ" اسم اشارہ ہے اور "لڑکا" مشارٌالیہ ہے۔

۴: اسم موصول:۔ وہ ناتمام اسم ہے جس کا مطلب پورے جُملے کے بغیر سمجھ میں نہیں آسکتا۔ مثلاً: "جس کا کام اُسی کو ساجھے۔" اس جملہ میں "جس کا" باقی الفاظ کے بغیر بیکار ہے۔ اس لیے اسم موصول ہے۔

۲:اسم ضمیر:۔وہ کلمہ ہے جو کسی اسم کی جگہ استعمال ہو۔ جیسے : جمیل نیک لڑکا ہے،وہ جماعت میں خاموشی سے سبق یاد کرتا ہے۔استاد صاحب بھی اس کی عزت کرتے ہیں۔اس عبارت میں "وہ" اور "اس" جمیل کے لیے استعمال ہوئے ہیں۔یہی ضمیر ہیں۔

مضمون: وقت کی پابندی

وقت کی پابندی کا مطلب یہ ہے کہ ہر کام کو اس کے وقت مقررہ پر سر انجام دیا جائے۔انسان کی یہ عام کمزوری رہی ہے کہ وہ ماضی کی یاد میں رہ کر حال اور مستقبل کو بھول جاتا ہے۔حالانکہ اسے چاہیے کہ جو وقت گزر چکا ہے اس پر افسوس نہ کرے بلکہ جو فرصت اس وقت حاصل ہے اس سے کام لے کر اپنے حال اور مستقبل کو بہتر بنانے کی کوشش کرے۔

اکثر لوگ وقت کی قدر و قیمت کا احساس نہیں رکھتے،کاش وہ اس حقیقت کو ذہن نشین کر لیں کہ وقت ایک انمول خزانہ ہے۔ اسے مفت میں نہیں گنوانا چاہیے۔ گزرا ہوا وقت کسی قیمت پر واپس نہیں آسکتا۔ ہم محنت سے روپیہ کما سکتے ہیں لیکن اپنی تمام کوشش و محنت سے وقت کا ایک لمحہ بھی واپس نہیں لا سکتے۔ مشہور ہے کہ سکندر اعظم نے مرتے وقت کہا تھا۔ "کوئی میری سلطنت لے لے اور مجھے جینے کے لیے چند لمحے اور دے۔"لیکن ایسا کون کر سکتا تھا۔

اگر ہم غور سے دیکھیں تو کائنات کا پورا نظام ہمیں وقت کی پابندی کا درس دیتا ہے۔دن اور رات اپنے مقررہ وقت پر آتے جاتے ہیں۔موسم اپنے مقررہ وقت پر بدلتے ہیں۔چاند اپنے مقررہ وقت پر گھٹتا اور بڑھتا ہے۔سورج اپنے معیّن وقت پر طلوع اور غروب ہوتا ہے۔فطرت کے ان عناصر کے پروگرام میں بھی کوئی بے قاعدگی نہیں۔

ہمارے خیال میں ایک طالب علم کے لیے وقت کی پابندی جتنی ضروری ہے شاید کسی اور کے لیے اتنی ضروری نہیں۔اگر ایک طالب علم اپنے مقرر کیے ہوئے وقت پر صبح سویرے اٹھے،وقت پر سکول جائے،سکول کا کام باقاعدگی سے کرے،اس کے کھانے پینے سونے،کھیلنے،اور پڑھنے کے اوقات مقرر ہوں تو وہ جسمانی طور پر بھی صحت مند ہو گا۔اور

تعلیمی میدان میں بھی ترقی کرے گا۔اس کے برعکس جو طالب علم ان پابندیوں سے آزاد ہو جاتے ہیں وہ دنیا میں کبھی ترقی نہیں کر سکتے۔

مغربی اقوام صرف اس وجہ سے ترقی کر رہی ہیں کہ ان کے ہاں سارے ذمہ دار افراد وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھتے ہیں۔اپنے قیمتی وقت کا ایک ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرتے۔ہمیں بھی چاہیے کہ وقت کی قدر قیمت پہچانیں اور زندگی کی قلیل فرصتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کچھ نہ کچھ کر لیں۔

اسم نکرہ کی اقسام:۔ اسم نکرہ کی مندرجہ ذیل آٹھ اقسام ہیں۔

۱)اسم ذات:۔ وہ اسم ہے جو کسی چیز کا ذاتی نام ہو۔یہ نام اُس چیز اور دوسری چیز کی حقیقت میں فرق واضح کرتا ہے جیسے: بلی میاؤں میاؤں کرتی ہے۔گائے دودھ دیتی ہے، آگ، انسان، دوات، کتاب وغیرہ۔

۲)اسم استفہام:۔ وہ اسم جس میں کچھ سوال کرنے یا معلوم کرنے کے معنی پائے جائیں۔مثلاً: کون، کب، کیسے، کیوں وغیرہ۔

۳)اسم مصدر:۔ وہ اسم جس سے دوسرے بہت سے الفاظ تو مقررہ قاعدوں کے مطابق بنتے ہوں مگر وہ خود کسی سے نہ بنا ہو۔جیسے: لکھنا، پڑھنا، کرنا وغیرہ۔

۴)اسم حاصل مصدر:۔ ایسا اسم جو مصدر سے بنا ہو اور جس میں مصدر کے معنی پائے جائیں۔اسم حاصل مصدر کہتے ہیں۔ہنسی، جھگڑا، لوٹ وغیرہ۔ہنسی مصدر ہنسنا سے نکلا، جھگڑا، جھگڑنا سے نکلا، اور لوٹ، لوٹنا سے حاصل ہوا جو مصدر ہیں۔

۵)اسم فاعل:۔ وہ اسم جو کسی کام کرنے والے کو ظاہر کرے اور مصدر سے بنے، اسم فاعل کہلاتا ہے۔مثلاً: لکھنا سے لکھنے والا، دیکھنا سے دیکھنے والا، وغیرہ۔

۶)اسم مفعول:۔ اسم مفعول وہ اسم ہے جو اس شخص یا چیز کو ظاہر کرے جس پر کوئی کام واقع ہوا ہو۔جیسے: لکھا ہوا، لکھائی ہوئی، وغیرہ۔

۷)**اسم حالیہ:۔**اسم حالیہ وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول کی حالت کو ظاہر کرے۔ جیسے: لڑکا ہنستے ہوئے چل رہا تھا، آپ کھیلتے کھیلتے گر گئے، وغیرہ۔

۸)**اسم معاوضہ:۔**اسم معاوضہ وہ اسم ہے جو کسی خدمت یا محنت کے معاوضہ کا نام ہو۔ جیسے: رنگائی، دھلائی، سلائی وغیرہ۔